عصر حاضر میں ناموس رسالتؐ اور یہود و نصاریٰ کی روش

The Reverence Of the Holy Prophet (PBUH) in the Contemporary World and the Practice of the Jews and Christines

ڈاکٹر شازیہ رمضان ☆
عینی رباب ☆☆

Abstract:
Love, respect uphold the dignity of preceding prophets have been a part of faith and belief of every Muslim in the world. But deep rooted love and veneration for the Holy Prophet Hazrat Muhammad SAW is a sources of spiritual enrichment for all of us. That is why blasphemy has mover been tolerated in Islam. Muslim have lot of respect to other religions and prophets and they expect reciprocate behavior from the followers of other religions.In this article of the one hand honor and dignity of preceding prophets has been discussed in the light of Holly Quran and Sunnah. The biased opinion in the west particularly in Jewish and Christian community about Islamic practices, laws and prophet of Islam has also been debated on the other hand.This article is a comparative analysis of such unwanted attempts by western world and counter strategies by Muslim Ummah and finally some recommendations have been mentioned to discourage such attempts of global level.

ناموس رسالت معنی و مفہوم

ناموس عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی جمع نوامیس آتی ہے۔(۱)

رسالت کے متعدد معانی ہیں۔

۱) پیغام بر، پیغام بری۔

۲) سفارت

۳) ایلچی اور خط، مکتوب۔(۲)

رسالت مآب سے مراد ہے؛ پیغمبر اعظم و آخر ﷺ۔(۳)

ناموس رسالت سے مراد ہے حضور رسول پاکؐ کی عزت و آبرو۔(۴)

کی ورڈز

عصر (زمانہ، وقت)، حاضر (موجودہ، جو سامنے ہو)، ناموس (آبرو، عزت)، رسالت (ایلچی)،

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد
☆☆ لیکچرر، ایرڈ ایگری کلچر یونیورسٹی راولپنڈی

یہود (یہودی کی جمع ،حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد اور موسیٰ علیہ السلام کی امت)،نصاریٰ (نصرانی کی جمع، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیرو)

ناموس رسالت اور قرآن مجید

قرآن مجید سرچشمہ رشدوہدایت ہے۔ جہاں پر وہ ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے وہاں پر قرآن پاک کے مطالعہ سے نبی کریمؐ کی آداب وتعظیم کے قرینے سے بھی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ادب وتعظیم رسولؐ کا ترک کفر ہے اور آپؐ کے عطا کردہ اعمال وسنن کی اتباع وپیروی لازم ہے۔اس تصور کوقرآن مجید یوں واضح کرتا ہے۔

اِنَّـآ اَرۡسَـلۡـنٰـکَ شَـاهِـدًا وَّمُبَشِّـرًا وَّنَـذِيۡـرًا. لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ.(۵)

ہم آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا تا کہ (اے لوگو) تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو۔

حضورؐ کی تعظیم بجالانا امت پر ایک حق ہے۔حقیقی فلاح وکامیابی ان ہی لوگوں کا مقدر ہوگی جو آپ کی تعظیم وتوقیر اور ادب واحترام بجالانے کی صفات سے مزین ہوگئے۔

قرآن مجید میں ارشاد فرمایا؛

فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ وَعَزَّرُوۡهُ وَنَصَرُوۡهُ.(٦)

سو جو اس رسول پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم وتکریم بجالائے۔

امام یوسف نبہانی فرماتے ہیں؛

اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں پر حضور اکرمؐ کی تعظیم وتکریم عزت وتوقیر، مدد ونصرت، عشق ومحبت اور ادب واحترام واجب کیا ہے۔(۷)

ہر امتی پر لازم ہے۔وہ ہر حال میں ایسا عمل بجالائے جس سے تعظیم وتکریم رسول اللہؐ کی جھلک نظر آئے۔تعظیم رسول اللہؐ امت کے دلوں میں زندگی ہے اور جوں جوں یہ زیادہ ہوتی جائے گی۔ایمان وایقان کا نور بھی بڑھتا جائیگا۔ایمان کا پودا نشوونما پائے گا اور اس کی افزائش میں مسلسل اضافہ ہوتا جائے گا۔

قرآن اور ناموس رسالت

قرآن میں اسلوب تعظیم

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو ذاتی نام لے کر نہیں پکارا۔ اللہ تعالیٰ خود ناموس رسالت کا محافظ ونگہبان ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء ومرسلین کو کئی ایک مقامات پر ان کے ذاتی نام لے کر مخاطب کیا لیکن حضور رسول پاکؐ کو کسی بھی مقام پر ذاتی نام سے مخاطب نہیں فرمایا؛

حضور آدم علیہ السلام سے فرمایا گیا؛

یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ. (۸)

اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔

عام لوگوں کی مانند نبیؐ کو مخاطب کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا. (۹)

تم اللہ تعالیٰ کے نبی کو ایسے مخاطب نہ کرو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو کرتے ہو۔

رسول اللہؐ کی موجودگی میں بلند آواز سے منع کر دیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ. (۱۰)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو۔

تقدیم رسولؐ سے منع کر دیا

اہل ایمان پر لازم ہے کہ اپنے قول وفعل میں رسول اللہؐ پر تقدیم سے بچیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ. (۱۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر سبقت کرنے سے بچو۔

حضورؐ کے بلاوے پر فوراً حاضری کا حکم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ. (۱۲)

اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ بلائیں تو ان کی طرف (جلد) آیا کرو۔

رسول پاکؐ کے فیصلے پر راضی ہونا

قرآن مجید نے واضح اور دوٹوک انداز میں اعلان فرما دیا کہ رسول پاکؐ کے وہ ارشادات وفرمودات جن کا تعلق کارِ نبوت اور احکام شرعیہ کے ساتھ ہے ان سے اختلاف کرنا ناجائز ہے۔

ارشاد فرمایا؛

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِھِم. (۱۳)

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ فرما دے تو پھر ان کا اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی رہ جائے۔

رسول پاکؐ سے ناروا سوال و جواب کی ممانعت

قرآن مجید نے بارگاہ رسالت میں ایسے سوالات کرنے سے روک دیا جن کا تعلق ضرورت دینی سے نہ تھا بلکہ محض دل لگی یا کج بحثی سے تھا۔

ارشاد ہوا؛

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْل. (۱۴)

کیا تم اپنے رسول سے وہی پوچھنا چاہتے ہو جو اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُم. (۱۵)

اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو بری لگیں۔

معلوم ہوا کہ بارگاہ رسالت میں بلاوجہ سوال کرنا شان رسالت کے منافی ہے اور اس سے

اجتناب اہل ایمان پر لازم۔

تنازعات میں رسول پاکؐ کو بطور حکم تسلیم کرنا

رسول پاکؐ امت کے جملہ معاملات میں حکم کی حیثیت رکھتے ہیں خواہ یہ معاملات باہم مسلمانوں کے درمیان ہوں یا مسلم اور غیر مسلم کے درمیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

فَلَا وَرَبِّکَ لَایُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (۱۶)

آپ کے رب کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو حکم نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کر دیں اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہ ہوں گے۔

رسول پاک مومنوں کی جانوں سے قریب تر

رسول پاکؐ اہل ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں یعنی حقوق مصطفیؐ اہل ایمان کے اپنے حقوق سے زیادہ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِم. (۱۷)

نبیؐ مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں۔

رسول پاکؐ کی بارگاہ میں درود وسلام کا حکم

اللہ تعالیٰ رسول پاکؐ پر ہر آن رحمتوں کا نزول فرماتا ہے۔فرشتے بھی حضورؐ کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کرتے ہیں۔لہٰذا سنت الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اہل ایمان پر بھی درود وسلام بھیجنا لازم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ، یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (۱۸)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں،اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

جب آپؐ کی قدر و منزلت ملاء اعلیٰ میں اس قدر ہے کہ آپ کا خالق آپؐ پر رحمتیں نچھاور کرتا ہے تو زمین پر آپ کی توقیر و تعظیم میں بھی کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔ یعنی حقوق مصطفیٰؐ اہل ایمان کے اپنے حقوق سے زیادہ ہیں۔

رسول پاکؐ کی ازواج کا مائیں ہونا

اللہ تعالیٰ نے عزت و اکرام رسالت کے پیش نظر رسول پاکؐ کا معزز و محترم ازواج کو امت کی مائیں قرار دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

وَاَزْوَاجُهُ اُمَّهٰتُهُمْ. (۱۹)

اور ان (نبیؐ) کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

رسول اللہؐ کی مجرمین رسالت کو بددعا اور ان پر عذاب الٰہی

رسول اللہؐ نے توہین رسالت کے مجرموں کیلئے بددعا فرمائی اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے دوچار ہوکر واصل جہنم ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب مسلمان مغلوب اور کمزور ہوں اور ان کیلئے دنیاوی اسباب کی حد تک یہ ممکن نہ ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول اللہؐ کو اذیت پہنچانے والوں سے بدلہ لے سکیں تو اللہ تعالیٰ خود ایسے گستاخوں سے بدلہ لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے؛

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ. اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ. (۲۰)

اے پیغمبرؐ! آپ کو جس چیز کا حکم دیا جاتا ہے اسے کھول کر بیان کریں اور مشرکین کی ذرا پروا نہ کریں۔ بے شک ہم ان مذاق اڑانے والوں کے مقابلہ میں آپ کی کفایت کریں گے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ کعبہ کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے چند ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، تم میں سے کوئی شخص فلاں قبیلہ کی اونٹنی کی اوجھڑی لے آئے اور جب محمدؐ سجدہ میں جائیں تو وہ اوجھڑی آپ کی پشت پر رکھ دے۔ سب سے زیادہ بدبخت عتبہ اٹھا اور اوجھڑی لے آیا۔ جب رسول اللہؐ سجدہ میں گئے تو اس نے فوراً اوجھڑی کو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ کاش میرے ہمراہ

کچھ لوگ ہوتے۔ پھر وہ لوگ ہنسنے لگے اور ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ رسول اکرمؐ سجدہ میں تھے اور اپنا سر مبارک نہ اٹھا سکتے تھے۔ اتنے میں حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اور انہوں نے آپ کے سر سے اوجھڑی کو اٹھا کر پھینکا۔ آپ نے اپنا سر اٹھایا اور پھر تین مرتبہ آپؐ نے فرمایا؛

اللهم عليک بقريش.

اے اللہ! قریش کی ہلاکت یقینی فرما۔

ان پر یہ گراں گزرا کیونکہ آپ نے انہیں بددعا دی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ اس شہر مکہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے ان میں سے ہر ایک کے نام لئے اور فرمایا؛

عليک بابى جهل وعليک بعتبه بن ربيعة وشيبه بن ربيعة والوليد بن عتبه وامية بن خلف وعقبة بن ابى معيط.

اے اللہ! ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کی ہلاکت یقینی فرما۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ساتویں کا نام بھی لیا مگر اس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں نے ان لوگوں کی لاشوں کو جن کا نام رسول اللہؐ نے لیا تھا، کنویں میں یعنی بدر کے کنویں میں گرا ہوا دیکھا۔ یہ سب بدر کے دن مارے گئے اور کنویں میں پھینک دیئے گئے تھے۔ (۲۱)

کعبہ میں پانچ گستاخوں پر عذاب الٰہی

ابن ہشامؒ نے کہا ہے کہ مکہ میں رسول اللہؐ کو سب سے زیادہ ستانے والوں میں پانچ افراد کے نام نمایاں ہیں۔ اسود بن عبد یغوث بن وہب، اسود بن مطلب بن اسد، ویدبن مغیرہ، عاص بن وائل اور حارث بن طلاطلہ خزاعی۔ یہ پانچوں نبی اکرمؐ کی موجودگی میں عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوئے۔ (۲۲)

ابن ہشامؒ مزید بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں؛

ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہؐ کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ کعبہ کے دروازہ کے قریب کھڑے ہو گئے۔ اللہ کے رسول کا مذاق اڑانیوالے یہ پانچوں اشخاص اس قوت کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اسود بن عبد یغوث آپ کے قریب سے گزرا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کیا۔ اس کا پیٹ سوج گیا اور وہ مر گیا۔ اسود بن مطلب آپ کے پاس سے گزرا۔ حضرت جبریل

علیہ السلام نے اس کے چہرہ پر ایک سبز پتہ پھینکا اور اس کی بینائی جاتی رہی۔
رسول اللہؐ نے اسود بن یزید کی ایذارسانی اور تمسخر کے سبب سے اس کے لئے بددعا فرمائی تھی؛

اللھم اعم بصرہ و امکلہ.

اے اللہ اسے اندھا کر دے اور اسے اس کے لڑکے کی موت پر رلا۔(۲۳)

ولید بن مغیرہ آپ کے نزدیک سے گزرا۔حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کے پاؤں کے ٹخنے کی طرف اشارہ کیا۔ یہ زخم کچھ عرصہ قبل اسے لگا تھا۔حضرت جبریلؑ کے اشارے سے وہ زخم دوبارہ خراب ہو گیا اور اسی سے اس کی موت واقع ہوئی۔عاص بن وائل آپؐ کے پاس سے گزرا۔حضرت جبریلؑ نے اس کے پاؤں کے تلوے کے درمیانی حصہ کی طرف اشارہ کیا۔وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر طائف گیا۔گدھا ایک زہریلے خاردار پودے پر بیٹھ گیا۔عاصی کے پاؤں کے تلوے کے کوسطی حصہ میں کانٹا چبھ گیا جو اس کی موت کا سبب بنا۔پھر حارث بن طلاطلہ آپؐ کے پاس سے گزرا۔حضرت جبریلؑ نے اس کے سر کی طرف اشارہ کیا۔ اس کا سر سوج گیا اور پیپ سے بھر گیا،یہی عارضہ اس کی موت کا سبب بنا۔
اللہ تعالیٰ نے ان مذاق اڑانے والوں کے متعلق فرمایا؛

اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ.

آپ کی طرف سے ہم ان مذاق اڑانے والوں کی خبر لینے کے لئے کافی ہیں۔(۲۴)

توہین رسالت کے پہلے مجرم ابولہب کا انجام

توہین رسالت کا پہلا مجرم آپؐ کا چچا ابولہب تھا۔اس کا نام عبدالعزی بن عبدالمطلب تھا۔ابن سعدؒ نے لکھا ہے کہ اس کا چہرہ اتنا سرخ اور سفید تھا کہ ابولہب کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔رسول اللہؐ نے جب کوہ صفا پر کھڑے ہو کر مکہ والوں کو اسلام کی دعوت دی تو ابولہب نے مجمع میں سے آگے بڑھ کر سب سے پہلے آپ کی مخالفت کی اور کہا: سارا دن تمہاری بربادی ہو، کیا تم نے اس لئے ہمیں جمع کیا تھا۔(۲۵)

جھوٹے گستاخ کا انجام

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا اور اس نے سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھی۔وہ کاتب وحی بھی بنا۔پھر وہ نصرانی دشمنوں سے جاملا اور کہا کرتا تھا کہ محمدؐ صرف اتنا ہی جانتے ہیں جتنا میں نے ان کے لئے لکھا ہے۔اللہ نے اسے موت دی تو لوگوں نے اسے دفن کر دیا۔اگلی صبح دیکھا گیا کہ زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی تھی۔لوگوں نے کہا: یہ محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ انہیں

چھوڑ کر بھاگ آیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھود ڈالی۔لوگوں نے اس مرتبہ اسے بہت گہرائی میں دفن کیا۔ اگلی صبح پھر زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی۔پھر لوگوں نے کہا: یہ محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ انہیں چھوڑ کر بھاگ آیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھود ڈالی۔تیسری مرتبہ لوگوں نے جتنا گہرا کھود سکتے تھے اس کی قبر کا گڑھا کھودا اور اس کی لاش دفن کر دی لیکن تیسری مرتبہ پھر زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی۔تب لوگوں نے سمجھا کہ یہ کام انسانوں کا نہیں ہے۔پس انہوں نے لاش کو یونہی پڑا رہنے دیا۔(۲۶)

جھوٹی بات منسوب کرنے والا

حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جھوٹی بات رسول اللہؐ سے منسوب کی۔آپؐ کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ دونوں کو اس شخص کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا:

اذهبا فان ادكتما فاقتلا.

تم دونوں جاؤ اور اگر اسے پاؤ تو تم دونوں اسے قتل کردو۔

انہوں نے جا کر وہ شخص قتل کر دیا۔(۲۷)

گالی دینے والا

طبرانی نے عمیر بن امیہ سے روایت کی ہے کہ ان کی ایک بہن تھی۔جب رسول اللہؐ باہر نکلتے تو وہ آپ کو گالیاں دیتی۔وہ مشرکہ تھی،عمیر نے اسے قتل کر دیا۔اس کے بیٹے چلا چلا کر کہنے لگے کہ ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں۔تم لوگوں نے ہماری ماں کو قتل کر دیا ہے حالانکہ ان لوگوں کے باپ دادا اور ان کی مائیں سب مشرک ہیں۔جب عمیرؓ کو یہ خطرہ محسوس ہوا کہ وہ لوگ اپنی ماں کے بدلے میں قاتل کے بجائے کسی اور کو قتل کر دیں گے تو انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا۔آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تو نے اپنی بہن کو قتل کر دیا؟ اس نے کہا' جی ہاں' آپؐ نے فرمایا: کس لئے؟ اس نے کہا،وہ آپ کو برا بھلا کہہ کر مجھے ایذا دیتی تھی۔رسول اکرمؐ نے مقتولہ کے بیٹوں کو بلا کر پوچھا،انہوں نے اصل قاتل کے بجائے کسی اور شخص کا نام بتایا۔رسول اکرمؐ نے ان کو حقیقت سے آگاہ کیا اور ان کی ماں کو مباح الدم قرار دیا۔(۲۸)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے خطمہ قبیلے کی ایک عورت کا واقعہ بیان کیا ہے جو رسول اللہؐ کو ایذا دیتی اور آپؐ کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا کرتی تھی۔حضورؐ نے فرمایا: کون ہے جو اس عورت کا کام تمام کرے؟ عمیر بن عدی آدھی رات کو اٹھ کر اس عورت کے گھر میں داخل ہوئے،اس کے اردگرد بچے سو رہے تھے،دودھ پیتا بچہ اس کی چھاتی سے چمٹا ہوا تھا،انہوں نے بچے کو الگ کیا پھر تلوار اس کے سینے میں گھونپ دی جو پیٹھ تک اتر گئی۔

عمیر نے نماز فجر رسول اکرمؐ کی اقتداء میں ادا کی۔ حضورؐ نے نماز سے فارغ ہو کر عمیر کی طرف دیکھا اور فرمایا، کیا تو نے بنت مردان کو قتل کر دیا ہے؟ عمیر نے کہا، جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ رسول اکرمؐ نے پھر حاضرین سے کہا؛ جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی غیبی مدد کی ہے وہ عمیر بن عدی کو دیکھ لے۔(۲۹)

ایک شخص نے رسول اللہؐ کو گالی دی۔ آپؐ نے فرمایا؛

من یکفینی عدوی ؟

کون ہے جو میرے دشمن کے لئے کافی ہو جائے؟

حضرت زبیرؓ نے کہا: میں۔ چنانچہ حضرت زبیرؓ نے اسے للکارا اور قتل کر دیا۔ رسول اللہؐ نے مقتول کا سامان حضرت زبیرؓ کو دلوایا۔(۳۰)

سنن بیہقی میں حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہؐ کو برا بھلا کہا کرتی تھی۔ ایک آدمی نے گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا۔ رسول اللہؐ نے اس کے خون کو ساقط قرار دیا۔((۳۱)

توہین رسالت کی صورتیں

ڈاکومنٹری فلم

۲۰۰۴ء میں ولندیزی فلم ساتھیوں گوغ Theoan Gogh نے اسلام میں عورت کے مقام کے موضوع پر سب مشن نامی فلم بنائی جس میں ایک برہنہ عورت کی کمر پر قرآن کریم کی آیات لکھ کر بے حرمتی کی گئی اور دین اسلام، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو تمسخر کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے ذریعے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی گئی۔ یہ فلم آزادی اظہار کے نام پر ۲۰۰۴ء میں یورپ کے تمام ٹی وی چینلز پر نشر ہوئی۔ ۲ نومبر ۲۰۰۴ء کو تھیوان گوغ ہالینڈ کے ایک مسلمانوں کے ہاتھوں انجام کو پہنچا تو یورپ کے سیاسی و حکومتی حلقوں میں اسلام کی کھلم کھلا تحقیر کی گئی اور مسلمانوں سے تقاضا کیا گیا کہ سزائے موت، رجم پردہ اور سب سے بڑھ کر حاکمیت الٰہی کے تصور سے دستبرداری کا اعلان کریں۔(۳۲)

ہالینڈ کی رکن پارلیمان آیان حرس علی جس نے فلم کا اسکرپٹ لکھا تھا، نے اکتوبر ۲۰۰۵ء کو ڈنمارک کا دورہ کیا تو ڈنمارک کے وزیراعظم فوگ رسموسین نے اس ملعونہ کا پرتپاک استقبال کیا اور اس کو سرکاری تمغہ امتیاز سے نوازا جبکہ اس ملعونہ نے استقبالی تقریب سے ڈنمارک کے ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ؛

رسول اللہؐ (نعوذ باللہ) صدام جیسے تھے۔ نائن الیون کے بعد میں دین اسلام سے باغی ہوں اور

اب میں ڈنمارک میں آزادی اظہار رائے کے ماحول سے لطف اندوز ہونے اور کچھ سبق سیکھنے آئی ہوں تاکہ میں واپس جا کر محمدؐ کی سیرت وزندگی پر ایک توہین آمیز فلم بنا سکوں جو اسلام کا اصل چہرہ بے نقاب کرے گی۔(۳۳)

توہین رسالت

یورپ کے یہود ونصاریٰ کی یہ فطرت ہے کہ وہ توہین رسالت پر مبنی کتب کو شائع کر کے لوگوں کو دین اسلام اور پیغمبر اسلام سے دور کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

۱۹۸۸ء میں یہودی ادارے وائی کنگ پبلی کیشنز نے شیطانی آیات کے نام سے ایک بدنام زمانہ ملعونہ رشدی کی لکھی ہوئی کتاب شائع کی تھی جس کی نمایاں خصوصیات فحش گالیوں اور شہوت انگیز مضامین کی بھرمار تھی۔ رشدی نے برطانیہ کے عصمت فروش اور حیاباختہ معاشرے ہی کو برسر عام ننگا نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ ہمارے آقا حضرت محمدؐ، اہل بیت، ازواج مطہرات اور اصحاب رسول کی شان میں بھی انتہائی غلیظ زبان استعمال کی تھی۔(۳۴)

ڈنمارک کے مصنف کیری بلجن نے محمدؐ کی سیرت پر ایک کتاب لکھی جس کا عنوان قرآن اور محمدﷺ کی زندگی رکھا۔(۳۵)

کیری کی یہ کتاب ۲۴ جنوری ۲۰۰۶ء کو چھپ کر مارکیٹ میں آئی اور انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہوئی۔ کتاب متوسط سائز کے ۲۷۲ صفحات پر مشتمل تھی۔ کیری نے اس کتاب میں پیغمبر اسلامؐ کی شخصیت کو مجروح کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دعویٰ کیا کہ محمدؐ نے یہودیوں کو قتل کیا ہے اور نازیوں کے دور میں بھی اتنے یہودی قتل نہیں ہوئے جتنے محمدؐ کے دور میں ہوئے۔

کیری نے کتاب میں ایک خاکہ دکھایا جس میں محسن اعظمؐ کھڑے ہو کر جائزہ لے رہی ہیں جبکہ ان کے ساتھی یہودیوں پر تشدد کر رہے ہیں۔ کتاب میں لاشوں ایک شخص چہرہ بنایا اور اس کے ہاتھ میں تلوار تھما کر ایک خوفناک خاکہ بنا کر یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ رسول اللہؐ (نعوذ باللہ) وحشی قاتل ہیں۔ اس کی کتاب میں خاکوں کے ذریعے پیغمبر اسلام کو (نعوذ باللہ) ایک آواری اور لڑکیوں کو چھیڑنے والا شخص بنا کر پیش کیا گیا جبکہ حضرت عائشہ سے شادی کو بھی طعن وتشنیع بنا کر مذاق اڑایا گیا۔ اس کتاب میں اور بھی بہت کچھ بکواس کی گئی۔ اس کتاب میں تقریباً ایک سو گستاخانہ خاکے شائع کئے گئے۔ کیری نے بچوں کے لئے لکھی جانے والی اس کتاب میں واہیات اور توہین آمیز خاکے اس لئے پیش کئے کہ بچوں کے ذہن میں اسلام کا غلط

تصور نقش کر دیا جائے اور بچے سچائی اور جھوٹ میں تمیز نہ کر سکیں۔(۳۶)

مغربی میڈیا کا ناپاک جسارت پر اظہار یکجہتی

نومبر ۲۰۰۵ء سے مارچ ۲۰۰۶ء تک یورپ اور امریکہ کے تقریباً تمام پرنٹ میڈیا نے ان خاکوں کو شائع کیا۔اس سے ثابت ہو گیا کہ یورپ کا بظاہر متمدن اور Civilized ذہن اندر سے کس قدر گندہ اور نجس ہے۔ان خاکوں کی اشاعت میں اخبارات و جرائد نے حصہ لیا ان کی تعداد ۱۷۵ ہے۔ان اخبارات و جرائد کا تعلق یورپ اور ایشیا کے ۲۲ ممالک سے ہے۔اس کے علاوہ ۲۰۰ ٹی وی چینلز پر ان نازیبا خاکوں کو بار بار دکھایا گیا۔

۲۷ اگست ۲۰۰۵ء کو ڈنمارک کے اخبار جیلنڈس پوسٹن میں ایک اشتہار کے ذریعے پریس لمیٹڈ ایسوسی ایشن کے ارکان کو باضابطہ دعوت دی کہ وہ پیغمبر اسلامؐ کے خاکے بنائیں۔منتخب خاکے پینٹرز کے ناموں کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔پیغمبر اسلامؐ کے توہین آمیز خاکوں کے لئے چالیس مصوروں کو مقابلے میں حصہ لینے کیلئے دعوت دی گئی۔اکثر نے انکار کیا۔صرف بارہ مصوروں نے خاکے بنائے جو ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء جمعہ کو ڈنمارک کے اخبار جیلنڈس پوسٹن میں پیغمبر اسلام کے تصویری خاکے کے عنوان سے شائع کئے گئے۔(۳۷)

ان خاکوں میں (نعوذ باللہ) یہ دکھایا گیا کہ رسول پاکؐ کے عمامے کے ساتھ بم باندھا ہوا ہے۔کسی کارٹون میں عورتوں کو آپ کی بغل میں دکھا کر عیاش ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔(۳۸)

۲۶ جنوری ۲۰۰۶ء جمعرات، امریکی اخبار سیلیبیٹ بارو ڈیونی میں چار خاکوں کی اشاعت۔جرمنی کے اخبار برلز رنیونگ اور ڈائی ولٹ میں بارہ خاکوں کی اشاعت، نیدرلینڈ کے اخبارات ایلسی ڈی دالکس کرانٹ اور ہینڈلسبلید میں بارہ خاکوں کی اشاعت اٹلی کے اخبار لاسیٹمپا میں بارہ خاکوں کی اشاعت پرتگال کے اخبار پبلیکو میں چار خاکوں کی اشاعت سپین کے اخبارات ایل منڈو آمیز خاکوں کے خلاف احتجاج کیسے شروع ہوا؟ روزنامہ جناح لاہور، ۱۸ فروری، ۲۰۰۶ء۔روزنامہ جنگ لاہور، ۲۰ فروری ۲۰۰۶ء، ص ۲۔اور ایل پرڈیکوڈ لے کٹیلینا میں بارہ خاکوں کی اشاعت ہوئی۔ان خاکوں میں نبی رحمت محسن انسانیت کو (معاذ اللہ) ایک ایسا عمامہ پہنے ہوئے دکھایا گیا جو بموں اور میزائلوں سے بھرا ہوا تھا۔(۳۹)

بلغاریہ کے اخبارات نوینار میں بارہ اور مانیٹر میں چھ خاکوں کی اشاعت، امریکی اخبار نیویارک سن میں دو خاکوں کی اشاعت۔گرین لینڈ کے اخبار سرمستساق میں تین خاکوں کی اشاعت۔نیوزی لینڈ کے اخبار بزنس ریویو میں ایک شائع ہوا۔(۴۰)

۹فروری ۲۰۰۶ء جمعرات امریکی اخبارات ڈیلی لین میں چھ ڈیلی سٹرینجر مین چار اور وکٹر ویلا ڈیلی پریس میں ایک خاکہ شائع ہوا۔

۱۰فروری ۲۰۰۶ء جمعہ کینیڈا کے اخبار جیوش فری پریس میں تین خاکوں کی اشاعت۔

۱۲فروری ۲۰۰۶ء اتوار، ڈنمارک کی طرف سے خاکے نصاب میں شامل کرنے پر غور کیا گیا۔

۱۳فروری ۲۰۰۶ء پیر، کینیڈا کے اخبار ویسٹرن سٹینڈرڈ میں بارہ خاکے شائع کئے گے ء۔

۱۴فروری ۲۰۰۶ء منگل، اٹلی کے وزیر اریٹو کالڈر دلی نے توہین آمیز خاکوں والی شرٹ پہننا شروع کردی۔(۴۱)

سفارشات

☆ اقوام متحدہ میں پیغمبران کرام اور تمام مذاہب کے مقدس رہنماؤں کے ناموس کے تحفظ کے حوالے سے بین الاقوامی سطح پر قانون سازی کی جائے تاکہ کسی مذہب کے ماننے والوں کی دل آزاری اور مذہبی جذبات مجروح کرنے کی کوئی جسارت نہ کر سکے۔

☆ بین الاقوامی اسلامی تنظیم (او آئی سی) کو سربراہی اجلاس طلب کر کے ناموس رسالت پر سخت موقف اپناتے ہوئے ان ممالک کو خبردار کرنا چاہئے جن کے زیر سایہ توہین ناموس رسالت کی مذموم کاوشیں بروئے کار لائی جاتی ہیں۔

☆ او آئی سی کے فورم سے ایک متفقہ قرارداد پاس کی جائے کہ جس ملک میں ناموس رسالت کے حوالے سے کوئی بھی کاوش منظر عام پر آئے گی اس سے تمام اسلامی دنیا سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے ساتھ ساتھ تمام تجارتی تعلقات بھی ختم کر دے گی۔

☆ آزادی اظہار کے بین الاقوامی چارٹر میں ایسی نئی شق شامل کی جائے جس میں واضح طور پر کسی بھی قوم، گروہ یا شناخت رکھنے والوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کو قابل تعزیر جرم تصور کیا جائے۔

☆ میڈیا پر اس قسم کے مواد کی تشہیر پر پابندی عائد کی جائے جس میں مذہبی منافرت، مقدس ہستیوں کا تمسخر اڑانے اور دینی حوالے سے قابل اعتراض مواد شامل ہو۔

☆ اسلامی ملکوں کی تنظیم کے رکن ممالک ایک ورکنگ گروپ قائم کریں جو توہین ناموس

رسالت کے حوالے سے اب تک کی جانیوالی کاوشوں کا تجزیہ کر کے ان ممالک کے ساتھ سفارتی سطح پر روابط یقینی بناتے ہوئے اس مواد کی تلفی کے لئے لائحہ عمل ترتیب دے تا کہ سوشل میڈیا یا نشریاتی لائبریریوں سے ان ذرائع کا خاتمہ یقینی بنایا جا سکے۔

☆ پاکستان کو دنیا کی واحد اسلامک نیوکلیئر پاور ہونے کی حیثیت سے اس ضمن میں کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے سعودی عرب اور ترکی جیسے ممالک کے ساتھ مل کر ایک ٹاسک فورس تشکیل دینی چاہئے جو ہمہ وقت چوکس رہتے ہوئے ایسی کاوشوں کو وقوع پذیر ہونے سے پہلے ان کے تدارک کی حکمت علمی پر توجہ دینا ہوگی جو توہین ناموس رسالت کے حوالے سے بعض ممالک میں تمسخر آمیز خاکوں، مضامین یا فلموں کے مقابلہ جات کی صورت میں دیکھنے میں آتے ہیں۔

☆ اسلامی دنیا کو بین الاقوامی سازشوں پر کڑی نظر رکھتے ہوئے اپنی صفوں میں موجود ایسے عناصر کی بیخ کنی کرنا ہوگی جو اسلام کا چہرہ مسخ کرتے ہوئے غیروں کو اسلامی شعائر اور پیغمبر اسلام کی ناموس پر انگلی اٹھانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) الیسوعی، لوئیس معلوف، المنجد، دارالمشرق بیروت ۱۹۴۶ھ، ص ۸۳۹۔

(۲) فیروزالدین، فیروز اللغات، فیروزسنز لمیٹڈ، شاہراہ قائداعظم، لاہور، ص ۷۴۹۔

(۳) ایضاً۔

(۴) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۰، ص ۵۲، ۲۵۱۔

(۵) الفتح: ۹،۸/۴۸۔

(۶) الاعراف: ۱۵۷/۷

(۷) نبہانی، یوسف بن اسماعیل، جواہد البحار، دارالفکر بیروت، ج ۳، ص ۲۵۱۔

(۸) البقرہ: ۳۵/۲۔

(۹) النور: ۶۳/۲۴۔

(۱۰) الحجرات، ۲/۴۹۔

(۱۱) الحجرات:۱/۴۹۔
(۱۲) الانفال:۸/ ۲۴
(۱۳) الاحزاب:۳۳/ ۲۳۔
(۱۴) البقرہ:۲/۱۰۸۔
(۱۵) المائدہ:۵/۱۰۱۔
(۱۶) النساء:۴/۶۵۔
(۱۷) الاحزاب:۳۳/۶۔
(۱۸) الاحزاب:۳۳/۵۶۔
(۱۹) الاحزاب:۳۳/۶
(۲۰) الحجر:۱۵/ ۹۴، ۹۵
(۲۱) صحیح بخاری، باب المراۃ تطرح عن المصلی شیئاً من الاذی، ص۸۸، ح ۵۲۰۔
(۲۲) ابن ہشام، امام ابو محمد عبدالملک بن ہشام، سیرت نبویہ، فصل فی ذکر حدیث المستہزین، وذکر وفاۃ الولید بن المغیرہ، مکتبہ فاروقیہ ملتان، ۱۹۷۷ء ج ۱ ص ۲۵۵۔
(۲۳) ایضاً۔
(۲۴) ایضاً۔
(۲۵) سیرت ابن ہشام، خیر الصحیفۃ التی کتبتھا قریش، ج ۱، ص ۲۲۰
(۲۶) حنبل، احمد بن حنبل، مسند، (مترجم مولانا محمد ظفر اقبال)، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ۲۰۰۹ء ج ۵ ص ۵۱۷، ح ۱۳۶۰۸۔
(۲۷) مصنف، عبدالرزاق، ج ۵ ص ۳۰۷۔
(۲۸) ہیثمی، نورالدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، دارالکتب بیروت ۱۹۶۷ء ج ۶ ص ۲۶۰۔
(۲۹) الاعظمی، ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمان، کتاب اقضیۃ الرسول (اردو ترجمہ)، ادارہ معارف اسلامی، ۱۹۹۱ء، ص ۲۳۷۔
(۳۰) عبدالرزاق، عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی، مصنف، المجلس العلی الہندی بیروت، ۱۳۹۰ھ، ج ۵، ص ۳۰۷۔

(۳۱) البیہقی ، احمد بن الحسین بن علی البیہقی ، سنن الکبریٰ ، دائرہ المعارف النظامیہ ، ج ۸ ، ص ۲۰۳
(۳۲) حافظ سجاد سیتی ، اہانت رسولؐ اور مغرب ، روز نامہ جنگ لاہور ، ۲ مارچ ۲۰۰۶ ء ۔
(۳۳) محمد صالح مغل ، توہین رسالت کی مہم کے سرپرست یہودی نکلے ، روز نامہ نوائے وقت لاہور ، ۳ مارچ ۲۰۰۶ ء ۔
(۳۴) مولانا محمد اسلم شیخوپوری ، چنگاری سے شعلے تک ، روز نامہ نوائے وقت لاہور ۱۲ فروری ۲۰۰۶ ء ۔
(۳۵) Ratten in Demark (http://antiwr.com/justin/?articlied=85-12
(۳۶) محمد صالح مغل ، توہین رسالت کی مہم کے سرپرست یہودی نکلے ، روز نامہ نوائے وقت لاہور ، ۳ مارچ ۲۰۰۶ ء ۔
(۳۷) عائشہ چوہدری ، اسلام مخالف قوتوں کے مذموم عزائم ، روز نامہ صحافت لاہور ، ۲ مارچ ، ۲۰۰۶ ء ۔
(۳۸) روز نامہ نوائے وقت لاہور ، ۱۲ مارچ ، ۲۰۰۶ ء ، ص ۲ ۔
(۳۹) سید انور کدوائی ، توہین آمیز خاکے ایک منظّم سازش ، روز نامہ جنگ لاہور ، ۱۶ اکتوبر ، ۲۰۰۵ ء ۔
(۴۰) عباس اطہر ، مغرب کی آزادئ اظہار مشمولہ تحفظ ناموس رسالت کیوں اور کیسے محمد ریاض جمیل ، مکتبہ الحرمین لاہور ، ص ۳۷۱ ۔
(۴۱) محمد مقصود احمد ، داستانیں عشق کا ضمیمہ ، مشمولہ تحفظ ناموس رسالت ۔